Topic. Al-Ghazali part II

M.A. Islamic studies Se. 1 paper MIS. (104)

By- Mumtaz Alam -

★ امام غزالی نے فلسفہ سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور تصوف کی راہ اختیار کرنے کے بعد عقلی علوم کو بارہا یہ کہا کہ عقل کا استعمال محض اس اعتقاد کو دور کرنے کا ہونا چاہیے جو خود اسے اپنے آپ پر ہے۔ علم صرف وہی قابل اعتبار ہے جس کی بنا محسوسات و مدرکات پر ہے۔ خالص فلسفیانہ نظام کی کوئی بنیاد نہیں۔ امام غزالی نے ظن و تخمین سے کام لینے والے علما کے نظام کو بھی ناقابل یقین قرار دیا ہے اگرچہ وہ جو کچھ کہتے ہیں اصول طور پر صحیح ہے مگر علم حضوری (بلاواسطہ) فیضان الٰہی جس کا منبع ہے اس سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ فلسفے کے مطالعے سے ان کے افکار میں غیر معمولی وضاحت پیدا ہو گئی اور انہوں نے فکر اسلامی میں داخل ہونے والے جبریہ کو دانشمندی سے انجام تک پہنچایا۔

★ امام غزالی نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ عوام کے مذہب کو منطقی طور پر ثابت شدہ عقائد کی شکل میں پیش کیا جائے۔ اور یہی نظریہ ان کے فقہی مسلک کے امام شافعی کا ہے۔

★ امام غزالی کا نظریہ تھا کہ متکلمین کے نزاعی مسائل میں پڑ کر جو لوگ اسلام کے بڑے بڑے اور بنیادی اصول پر متفق ہیں ان سب مسلمان ہیں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جملہ کا مذہب کی حفاظت میں ریاست کو اپنا دنیوی اقتدار استعمال کرنا چاہیے۔

★ فلسفہ جس طلسم کی وجہ پر اسرار صورت اختیار کر گیا تھا امام نے اسے منظر عام پر لا دیا۔ انہوں نے کہا کہ فلسفہ محض غور و فکر کا نام ہے اور اس کے مباحث ہر ذی فہم انسان کے لیے قابل فہم ہے

★ انہوں نے یہ نظریہ قائم کیا کہ فلسفہ کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ مطلق اور غیر مشروط طور پر رسائی حاصل کر سکے اسی لئے کہ صرف عقل کی بنیاد پر مابعد الطبیعات ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے فلسفہ سے زیادہ اسلامی عقائد میں تصوف کی حیثیت مستحکم کر دی۔

امام غزالی قسط دوم

امام غزالی نے فلسفہ کی تحصیل کے بعد تصوف کی تحصیل کی اور بعد ازاں انہوں نے الٰہیات کی جو تعبیر و تشریح کی اس سے اسلامی الٰہیات کی نشوونما کا دوسرا دور شروع ہوا۔ اشعری نے منطقی طرز تحقیق و استدلال کا استعمال کر کے پہلے دور کا آغاز کیا تھا۔

★ غزالی کی فکر پر مذہبی ایقان منتج ہے وجدان و واردات کا جو عارف کو حاصل ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں واردات کا علم حاصل نہ ہو ان کے لیے اسلاف کا مذہب از روئے الٰہیات صحیح تھا یا نہیں اور ایسا ہی اس کی تعبیر کا طریقہ یہی۔

★ فلسفیانہ بحثوں سے پہلے کا دور مذہبی رجحانات کی بیداری میں زیادہ موثر ہے۔ لوگوں میں حشر اور قہر و غضب خدا سے ڈرا کر شریعت کے راستے پر چلنے تلقین کیا جاتا ہے۔ اسی پر ان کا موقوف تھا اور خود ان کے اندر کی شدید طلب بھی اسی کا نتیجہ تھی۔

★ غزالی نے اس بات کی تلقین کی کہ تعلیم میں اختصار سے کام لیا جائے۔ ان کی کتاب عنوان دریں ہے المضنون بہ علی غیر اہلہ

★ امام غزالی نے دینی دلائل و ارشادات کو ایسے لوگوں سے پوشیدہ رکھنے کی تلقین کی ہے جو اس کے سمجھنے کے اہل نہیں ہیں نہ اس لیے کہ ان کے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے۔ امام غزالی نے اگرچہ نااہل کے لیے علم کا دروازہ وا رکھنے کی وکالت کی اور اسی بنا پر ابن رشد کا فلسفہ "حق دو گونہ" ہے منظر عام پر آیا۔

★ امام غزالی نے جن حقائق مذہب کا ادراک حالت وجد میں کیا اس کا اظہار بعد ازاں بیانی طور پر فلسفیانہ استعارات و کنایات سے کیا مگر وہ اس فکر کے قائل رہے کہ بعض تصورات ایسے ہیں جنہیں الفاظ میں ادا کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ان کے مشہودات کو صرف تصور کے ذریعے سمجھائی جا سکتی ہے۔